Lesson 13. Al-Baqarah (Ayaat 97 - 103): Day 53 سُوْرَۃُ البَقَرَۃ کی تفسیر

قُلْ مَنْ كَانَ

قُلْ	مَنْ	كَانَ
کہہ	جو کوئی	ہے

کہہ دو کہ جو شخص

عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَإِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

عَدُوًّا	لِّجِبْرِيْلَ	فَإِنَّهٗ	نَزَّلَهٗ	عَلٰى	قَلْبِكَ	بِإِذْنِ	اللّٰهِ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ
دشمن	جبرئیل کا	پس بیشک اس نے	اتارا ہے اسکو	اوپر	تیرے دل کے	ساتھ حکم	اللہ کے	سچا کرنیوالا ہے	اس چیز کو	کہ آگے اسکے ہے

جبرئیل کا دشمن ہو (اُس کو غصے میں مر جانا چاہیے) اس نے تو (یہ کتاب) اللہ کے حکم سے تمہارے دل پر نازل کی ہے جو پہلی

وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ

وَ	هُدًى	وَّبُشْرٰى	لِلْمُؤْمِنِيْنَ	مَنْ كَانَ	عَدُوًّا	لِّلّٰهِ
اور	ہدایت ہے	اور خوشخبری ہے	واسطے ایمان والوں کے	جو کوئی ہے	دشمن	اللہ کا

کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے ﴿٩٧﴾ جو شخص اللہ کا اور اس

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَإِنَّ اللّٰهَ

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ	وَرُسُلِهٖ	وَجِبْرِيْلَ	وَمِيْكٰلَ	فَإِنَّ	اللّٰهَ
اور اس کے فرشتوں کا	اور اس کے رسولوں کا	اور جبرئیل کا	اور میکائیل کا	پس بے شک	اللہ تعالیٰ

کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبرئیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو ایسے کافروں کا اللہ

عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ

عَدُوٌّ	لِّلْكٰفِرِيْنَ	وَ	لَقَدْ	اَنْزَلْنَآ	اِلَيْكَ	اٰيٰتٍۢ	بَيِّنٰتٍ	وَ	مَا	يَكْفُرُ بِهَآ
دشمن ہے	کافروں کا	اور	البتہ تحقیق	اتاری ہم نے	تیری طرف	نشانیاں	ظاہر	اور	نہیں	کفر کرتے ساتھ اسکے

دشمن ہے (٩٨) اور ہم نے تمہارے پاس سلجھی ہوئی آیتیں ارسال فرمائی ہیں اور ان سے انکار وہی کرتے ہیں جو

اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ

اِلَّا	الْفٰسِقُوْنَ	اَوَ	كُلَّمَا	عٰهَدُوْا	عَهْدًا	نَّبَذَهٗ	فَرِيْقٌ	مِّنْهُمْ	بَلْ
مگر	بدکار	آیا	جب	باندھا انہوں نے	عہد	اسکو پھینک دیتا ہے	ایک فرقہ	ان میں سے	بلکہ

بدکردار ہیں (٩٩) اُن لوگوں نے جب جب (اللہ سے) عہدِ واثق کیا تو ان میں سے ایک فریق نے اس کو (کسی چیز کی طرح)

اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

اَكْثَرُهُمْ	لَا	يُؤْمِنُوْنَ	وَ	لَمَّا	جَاۗءَهُمْ	رَسُوْلٌ	مِّنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ
اکثر ان کے	نہیں	ایمان لاتے	اور	جب	آیا ان کے پاس	پیغمبر	سے	نزدیک	اللہ کے

پھینک دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں اکثر بے ایمان ہیں (١٠٠) اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے پیغمبر (آخر الزماں)

مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ

مُصَدِّقٌ	لِّمَا	مَعَهُمْ	نَبَذَ	فَرِيْقٌ	مِّنَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	كِتٰبَ
سچا کرنیوالا	واسطے انکے جو	ساتھ اسکے ہے	پھینک دی	ایک جماعت نے	سے	ان لوگوں میں جو	دیئے گئے ہیں	کتاب	کتاب

آئے اور وہ اُن کی (آسمانی) کتاب کی تصدیق بھی کرتے ہیں تو جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان میں سے

اللّٰهِ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا

اللّٰهِ	وَرَاۗءَ	ظُهُوْرِهِمْ	كَاَنَّهُمْ	لَا	يَعْلَمُوْنَ	وَ	اتَّبَعُوْا	مَا	تَتْلُوا
اللہ کی کو	پیچھے	اپنی پیٹھوں کے	گویا کہ وہ	نہیں	جانتے	اور	پیروی کرتے ہیں	اس چیز کی کہ	پڑھتے تھے

ایک جماعت نے اللہ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں (١٠١) اور ان (ہزلیات) کے پیچھے

الشَّيٰطِيْنُ عَلٰي مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ

الشَّيٰطِيْنُ	عَلٰي	مُلْكِ	سُلَيْمٰنَ	وَ	مَا	كَفَرَ	سُلَيْمٰنُ	وَلٰكِنَّ
شیطان	بیچ	وقت بادشاہت	سلیمان کے	اور	نہیں	کفر کیا تھا	سلیمان نے	اور لیکن

لگ گئے جو سلیمان کے عہدِ سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے مطلق کفر کی بات نہیں کی

الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى

الشَّيٰطِيْنَ	كَفَرُوْا	يُعَلِّمُوْنَ	النَّاسَ	السِّحْرَ	وَمَآ	اُنْزِلَ	عَلَى
شیطانوں نے	کفر کیا تھا	سکھاتے تھے	لوگوں کو	جادو	اور پیروی کی تھی اس چیز کی کہ	اتاری گئی	اوپر

بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور اُن باتوں کے بھی (پیچھے لگ گئے)

الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ

الْمَلَكَيْنِ	بِبَابِلَ	هَارُوْتَ	وَمَارُوْتَ	وَ	مَا	يُعَلِّمٰنِ	مِنْ اَحَدٍ
دو فرشتوں کے	بیچ شہر بابل کے	هاروت	اور ماروت	اور	نہیں	سکھاتے وہ دونوں	کسی ایک کو

جو شہر بابل میں دو فرشتوں (یعنی) ہاروت اور ماروت پر اُتری تھیں۔ اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے

حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا

حَتّٰى	يَقُوْلَآ	اِنَّمَا	نَحْنُ	فِتْنَةٌ	فَلَا	تَكْفُرْ	فَيَتَعَلَّمُوْنَ	مِنْهُمَا	مَا
یہاں تک کہ	کہتے وہ دونوں	سوائے اسکے نہیں کہ	ہم	آزمائش ہیں	پس مت	کافر ہو تم	پس سیکھتے ہیں	ان دونوں سے	وہ چیز جو

جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعۂ) آزمائش ہیں تم کفر میں نہ پڑو۔ غرض لوگ ان سے ایسا (جادو) سیکھتے

يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ

يُفَرِّقُوْنَ	بِهٖ	بَيْنَ	الْمَرْءِ	وَزَوْجِهٖ	وَ	مَا	هُمْ	بِضَاۗرِّيْنَ	بِهٖ
جدائی ڈالتی ہے	ساتھ اسکے	درمیان	مرد	اور اسکی بیوی کے	اور	نہیں	وہ	ضرر پہنچانے والے	ساتھ اسکے

جس سے میاں بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ اور اللہ کے حکم کے سوا وہ اس (جادو) سے کسی کا کچھ

مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّھُمْ وَلَا يَنْفَعُھُمْ ۭ

مِنْ اَحَدٍ	اِلَّا	بِاِذْنِ	اللّٰهِ	وَيَتَعَلَّمُوْنَ	مَا	يَضُرُّھُمْ	وَلَا	يَنْفَعُھُمْ
کسی ایک کو	مگر	ساتھ حکم	اللہ کے	اور سیکھتے ہیں	وہ چیز کہ	ضرر دیتی ہے ان کو	اور نہ	نفع دیتی ہے انکو

بھی بگاڑ نہیں سکتے تھے۔ اور کچھ ایسے (منتر) سیکھتے جو ان کو نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ کچھ نہ دیتے۔

وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ڜ وَلَبِئْسَ

وَلَقَدْ	عَلِمُوْا	لَمَنِ	اشْتَرٰىهُ	مَا لَهٗ	فِي	الْاٰخِرَةِ	مِنْ	خَلَاقٍ	وَلَبِئْسَ
اور تحقیق	جانتے ہیں وہ	جو کوئی	مول لیوے اسکو	نہیں ہے واسطے اسکے	بیچ	آخرت کے	کچھ	حصہ	اور البتہ برا ہے

اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ) کا خریدار ہوگا اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور جس چیز کے

مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا

مَا	شَرَوْا	بِهٖٓ	اَنْفُسَهُمْ	لَوْ	كَانُوْا	يَعْلَمُوْنَ	وَلَوْ	اَنَّهُمْ	اٰمَنُوْا	وَاتَّقَوْا
جو کچھ	بیچا ہے	بدلے اسکے	جانوں اپنی کو	اگر	ہوتے	جانتے	اور اگر	بیشک وہ	ایمان لاتے	اور پرہیزگاری کرتے

عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ بری تھی۔ کاش وہ (اس بات کو) جانتے ﴿١٠٢﴾ اور اگر وہ ایمان لاتے اور

لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٣﴾

لَمَثُوْبَةٌ	مِّنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	خَيْرٌ	لَوْ	كَانُوْا	يَعْلَمُوْنَ
البتہ ثواب تھا	سے	نزدیک	اللہ کے	بہتر	اگر	ہوتے	جانتے

پرہیزگاری کرتے تو اللہ کے ہاں سے بہت اچھا صلہ ملتا۔ اے کاش وہ اس سے واقف ہوتے ﴿١٠٣﴾

البقرہ تفسیر آیات ۹۷ تا ۱۰۳

مرکزی خیال: جادو اور جادو تک پہنچانے والے خیالات۔ ہم دیکھیں گے کہ جب لوگ کسی ذات میں کھو جاتے ہیں تو اس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ یہود کے بہانے کا بھی تذکرہ ہے۔ ہم اس لئے مسلمان نہیں ہوتے کہ جبرائیلؑ بنی اسرائیل کے نبی کی بجائے بنی اسماعیل کے نبیؐ کے پاس کیوں آئے۔ اور بھی بڑے گلے تھے جو ہم تفسیر میں پڑھیں گے۔ اور یہ بھی کہ جب لوگ بیکار قسم کی بحث میں پڑ جاتے ہیں تو اپنے مقصد سے غافل ہو جاتے ہیں۔ یہود کی تاریخ کے بیان کا آخری دور چل رہا ہے لیکن حقیقت میں مسلمانوں سے کہا جا رہا ہے کہ تم کدھر جا رہے ہو؟ یہود اگر اپنی کتاب کو سینے سے لگاتے تو اُن کی دنیا اور آخرت اچھی ہو جاتی لیکن وہ خواہش کے غلام بن گئے اور جادو اور ٹونے ٹوٹکے میں پڑ گئے۔ جب زندگی سے کتاب نکلتی ہے تو دنیا سے قریب ہو جاتے ہیں۔ یہود میں تورات کی بجائے جادو عام ہو گیا۔ ایک اور بنی اسرائیل نے شوشہ چھوڑا کہ سلیمانؑ ایک جادوگر تھے۔ کیونکہ اللہ نے اُنؑ کا معجزات عطا فرمائے تھے۔ اللہ نے ان آیات میں یہود کے اس جھوٹ کی تردید کی ہے۔ اللہ ان آیات

میں اپنے نبیؐ پر لگائے ہوئے الزامات کا جواب بھی دیتے ہیں اور جادو کی حقیقت بھی پتا چلتی ہے۔ جادو ایک ایسا موضوع ہے جس پر ہر کوئی بات کرنا اور سُننا پسند کرتا ہے۔

قُلۡ مَنۡ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبۡرِيۡلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلۡبِكَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَهُدًى وَّبُشۡرٰى لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۹۷﴾ کہہ دو کہ جو شخص جبرئیل کا دشمن ہو (اس کو غصے میں مر جانا چاہیئے) اس نے تو (یہ کتاب) خدا کے حکم سے تمہارے دل پر نازل کی ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے، اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے۔

دنیا کا کوئی بھی کام آپ سوچ سمجھ کر کرینگے تو فائدہ ہو گا لیکن دین کا کام اللہ کا حکم سنتے ہی بغیر سوچے جب سمعنا واطاعنا کہہ کر کرینگے تو پھر فائدہ ہو گا۔ دین کا کام منطق سے سمجھ نہیں آتا۔ جبرائیلؑ کے نام سے دین سے کیوں رُکتے ہو؟ پھر یہود نے کچھ سوال کئے جو اُس دور میں کسی کو معلوم نہیں تھا۔ یہود کو سوالات کے جواب مل گئے۔ جبرائیلؑ نے وحی سے اللہ کے نبیؐ کی مدد کی۔ پھر جب نبیؐ پاک نے پوچھا اب تو تمام جواب مل گئے اب مسلمان ہوتے ہو؟ تو کہنے لگے اچھا آپ کے پاس وحی کون لایا تھا؟

جب اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ جبرائیلؑ تو یہود کہنے لگے۔ کہ جبرائیلؑ سے ہمارے پرانی دشمنی ہے۔ کیونکہ (۱) وہ تورات میں بڑے مشکل احکام لائے تھے (2) بنی اسرائیل پر جو عذاب آئے تھے وہ جبرائیلؑ لے کر آئے تھے (بنی اسرائیل پر سات برے عذاب آئے تھے جن کا ذکر سورہ اعراف میں آئے گا) (3) جبرائیل اَب بنی اسماعیل کے پاس کیوں وحی لے کر آئے ہیں۔

اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ میرا نبیؐ تو بہت حلیم ہے یہود کو کچھ نہیں کہے گا۔ لیکن اگر تم جبرائیلؑ کے دشمن ہو تو اُس کا جواب اللہ دینگے۔ کیونکہ وہ تو اللہ کے حکم سے آتے ہیں۔

وہ تورات جو تمھارے پاس ہے یہ قرآن اس کی تصدیق کرتا ہے۔ جس طرح موسم کی رپورٹ سُن کر آپ کہہ سکتے ہیں آج بارش ہوگئی کہ محکمہ موسمیات نے بھی یہی بات کہی تھی۔ بالکل اسی طرح تورات اور انجیل میں نبیؐ کی آمد کی خبریں تھیں۔ کوئی نئ بات نہیں ہے۔ وہی دین ہے جو یہود اور عیسائیوں کو پہلے بھی دیا گیا تھا۔ یہ پہلی کتابوں اور انبیاء کرامؑ کی تصدیق کرتے ہیں۔ قرآن توھُدیً ہے یعنی گائیڈ لائن ہے۔ ان لوگوں نے اپنی کتابوں کو تبدیل کر لیا تھا۔ اپنی کتاب کو پڑھ پڑھ کر اپنی باتیں اس میں شامل کر دیں۔ (سورہ آل عمران کے پہلے رکوع میں اس پر بات ہوگی)

اور مومنین کے لئے خوشخبری ہے۔ کیونکہ انھوں نے اللہ سے اچھا سودا کر لیا ہے۔

مَنۡ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓٮِٕكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبۡرِيۡلَ وَمِيۡكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۹۸﴾

جو شخص خدا کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبرئیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو ایسے کافروں کا خدا دشمن ہے۔

جو اللہ کا دشمن ہے اور اس کے فرشتوں کے دشمن ہیں (یہود نے کہا کہ اگر میکائیل وحی لاتے تو ہم پھر مان لیتے کیونکہ وہ خیر کے فرشتے ہیں)۔ وہ اللہ سے تعلق توڑ لیتے ہیں۔ جو نیک لوگوں سے دشمنی رکھے وہ اللہ سے دشمنی مول لیتا ہے۔

دیندار کی باتیں نہ کریں۔ اُن پر تنقید نہ کریں۔ آپ کو اُمّتِ مسلمہ کا کلچر نظر آرہا ہے۔ مولوی کے لطیفے، محاورے۔۔۔ حدیث کہ جس نے اللہ کے کسی پیارے سے دشمنی کی اُس نے اللہ کو چیلنج کیا۔

بہت سوچ سمجھ کر بات کریں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے وہ انسان اللہ کو کتنا پیارا ہو۔ بات مانیں صرف حق بات لیکن مذاق کسی کا نہ کریں۔ سب کو عزّت دیں۔ تمام بزرگوں کا احترام کریں۔ آج ہمارا کلچر کیا ہے کہ ایک مولوی بھی دوسرے کا نام لے کر مذاق اُڑاتا ہے۔ ممبروں۔ خطبوں اور جلسوں میں باتیں کی جاتی ہیں۔ ہمیں علم والوں اور دینداروں کو عزّت دینی ہے۔

نبی پاکؐ دل کی آنکھ سے قرآن سنتے تھے۔ کیونکہ ہمارے کوئی حواسِ خمسہ غلطی کر سکتے ہیں۔ ہمارا دھیان بھی کہیں اور ہوتا ہے۔ کچھ لوگ کلاس میں بیٹھ کر ٹیکسٹ کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ہم سن ہی نہیں رہے ہوتے بلکہ صرف دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ قرآن دلوں میں ہو تو اثر ہوتا ہے۔

سورۃ حشر آیت ۲۱ میں ہے؛ اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم اس کو دیکھتے کہ خدا کے خوف سے دبا اور پھٹا جاتا ہے۔ اور یہ باتیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ فکر کریں ﴿۲۱﴾

یہ اللہ کے نبیؐ کے دل پر نازل ہُوا۔ معرفت تب ہی ملے گی جب دل سے سنیں گے۔ دل معرفت کا خزانہ ہے۔ یہی focussed ہونا ہے کہ جب دل ارادہ کر لے تو انسان وہ کام کر کے ہی رہتا ہے۔ عقل تو کہتی ہے کہ کچھ کر لو لیکن جب تک دل نہیں مانتا ہم نہیں کرتے۔ دعا کریں کہ ہمارا دل اس قرآن سے لگ جائے۔ کیونکہ دلوں کی زندگی قرآن سے ہے۔

دل مردہ دل نہیں ہے اسے زندہ کر دوبارہ۔ کہ یہی ہے امتوں کے مرضِ کہن کا چارہ

پچھلے سبق میں ہم نے ایمان کے بارے میں پڑھا تھا۔ آج دل کی بات ہے۔ ایمان پہلے دل کی گہرائی میں آتا ہے۔

اگر کوئی ایمان کی تعریف پوچھے تو اس کے تین درجے ہیں۔ دل سے تصدیق۔ زبان سے اقرار کرنا۔ عمل سے ثابت کرنا۔ ساری زندگی ہم اپنے عمل سے ثابت کرتے رہیں کہ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔

دُعا کریں کہ یااللہ اس قرآن میں میرا دل لگا لے۔ اے اللہ میرے دل میں اس کی محبت ڈال دے۔

کبھی لوگوں کو دنیا کے کاموں میں مصروف دیکھیں؛ میچ دیکھتے ہوئے، کوئی فلم دیکھتے ہوئے۔ کوئی ناول پڑھتے ہوئے۔ ہوش گم ہوتے ہیں۔ آس پاس کی خبر نہیں ہوتی۔ کبھی لوگوں کو شاپنگ کرتے دیکھا؟ صبح سے شام تک خریداری کرتے نہیں تھکتے۔

اَب سوچیں ہمارا دل لگ گیا قرآن کے ساتھ؟ یہود کا مسئلہ ہی یہ تھا کہ بظاہر ایمان والے تھے۔ ہمارا دین کیسا ہے؟ کیا اوپر اوپر سے ہے؟ اندر سے کھوکھلے ہیں؟ ہمارے چہرے کی خوشی بتاتی ہے کہ ہمارے دل پر اثر ہو رہا ہے۔ اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھیں۔ اللہ کا احسان ہے کہ ہم قرآن کلاس میں ہیں۔ اگر کوئی آزمائش آ جائے تو رو رو کر اللہ سے دعائیں مانگیں۔

اگر ہم دنیاداری میں پڑی رہیں گی تو اللہ ہم سے یہ سعادت چھین لے گا۔ قرآن میں دل کیسے لگے گا؟

یہ قرآن وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ کیسے بنے گا؟ کیا کلمہ پڑھ کر اب ہمارا دل اندر سے اس کی تصدیق کر رہا ہے۔ کیا صرف زبان سے اقرار کر رہے ہیں یا ہم نے اس کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا ہے۔ ہمارا عمل کیا ظاہر کرتا ہے؟ اپنا جائزہ لیں!

ہم نے اس کتاب کا دل کی بہار بنانا ہے۔ دل سے خراب اور گندی چیزیں نکال دیں۔ پھر دل سے قران جڑ جائے گا۔ یہ اس طرح ہے کہ جب بارش ہوتی ہے تو پھولوں کی کیاری سے خوشبو آتی ہے اور

کوڑے کے ڈھیر سے بدبو آتی ہے۔ اپنے دل کو صاف کر لیں۔ جب ہم ارادہ کر لیں گے تو انشاللہ ہمارے لئے آسان ہو گا۔ اپنا دل چیک کریں۔ اپنا دل صاف کر لیں۔ ہم نے دل سے قرآن پڑھنا ہے۔ حدیثؐ ہے کہ ایمان کپڑوں کی طرح پرانا ہو جاتا ہے۔

دعا کریں اللہ ہمارے ایمان کو تازہ رکھے۔ آمین۔